

فتاویٰ ہندیہ اور پاکستان کے وضعی قوانین میں زنا سے متعلقہ دفعات کا تقابلی جائزہ

Comperative Study of Provisions related to adultery between Fatawa Hidiya and Pakistani Laws

ڈاکٹر محمد عادل¹

Abstract

Under the article 227 of the constitution of Islamic Republic of Pakistan, each and every clause of the constitution must be in agreement with laws of Quran and Sunnah. In this regard steps have been taken from time to time to ensure that these laws are in compliance with the Islamic law. But some people believe it to be not fully compliant with respect to the Islamic shariah, and based on this they declare the established constitution and Laws of Pakistan totally unIslamic. Therefore, this research compares the Articles related to Zina in the Ordinance of 1979 with “Bab ul Zina” of Fatawa Alamgiri (Hindeya) which proves that the laws related to Zina (adultery) are mostly compatible with the Sharia. Hence, the claim to declare laws in Pakistan as contrary to the Islamic Sharia is baseless and against the facts. Although these laws are weak at two places as per the Shariah, which can be rectified if properly reviewed in the light of the principles of Islamic Shariah. For this purpose the Islamic Ideology counsel was made in the 1973 constitution, so the counsel may be tasked to make these articles according to spirit of sharia.

Keywords: Fatawa Alamgiri, Hindeya, Hudud Ordinance, Sharia

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں یہ انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس نے انسان اور خالق کے مابین تعلقات کے ساتھ ساتھ انسانوں کے باہمی معاملات میں واضح رہنمائی فراہم کی ہے اور وضاحت کے ساتھ ہر ایک کے حقوق و فرائض بیان کئے ہیں تاکہ کسی ایک انسان کے ہاتھوں دوسرے انسان کا حق ضائع نہ ہو۔ مزید یہ کہ حقوق کے ضیاع کا راستہ روکنے کے لئے ہدایات کے ساتھ ساتھ اس پر سزائیں بھی مقرر کی ہیں، جن میں بعض جرائم کی سزائیں خود اللہ تعالیٰ نے براہ راست مقرر فرمائی ہیں اور ان کے علاوہ انسانوں کو بھی یہ اجازت دی کہ خدائی قانون کے تحت بنیادی حقوق یعنی جان، مال اور عزت کی تحفظ کے لئے قوانین وضع کریں، کیونکہ قانون ہی کے ذریعے نسل انسانی کا تحفظ، امن کا حصول اور جرائم کی روک تھام ممکن ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں آئین کی رو سے تمام قوانین کا قرآن و سنت کے تابع ہونا ضروری ہے اور اسی سلسلے میں یہاں وقتاً فوقتاً قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں، لیکن بعض لوگ ان قوانین کو شرعی

لحاظ سے کمزور قرار دیتے ہیں اور سرے سے آئین اور یہاں رائج قوانین کے اسلامی ہونے انکار کرتے ہیں، لہذا یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ پاکستان کے وضعی قوانین کا فقہ اسلامی کی روشنی میں جائزہ لیا جائے، خصوصاً فقہ اسلامی کے ذخیرہ میں ایسی منتخب کتب کے ساتھ ان کا تقابل کیا جائے، جو کسی اسلامی سلطنت میں بطور قانون نافذ رہے ہوں، تاکہ پاکستان میں رائج وضعی قوانین کا قرآن و سنت کے تابع ہونے کو بھی جانچا جاسکے اور ان میں ایسے مقامات و دفعات کی نشاندہی کی جاسکے، جن میں شرعی لحاظ سے سقم موجود ہے۔

اسی مقصد کے لئے زیر نظر آرٹیکل میں حد زنا آرڈیننس 1979ء اور تعزیرات پاکستان میں زنا سے متعلقہ دفعات کا فتاویٰ ہندیہ (فتاویٰ عالمگیری) کی باب الزنا سے تقابل کیا گیا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ مغل دور حکومت میں اسی خطے یعنی برصغیر پاک و ہند میں بطور قانون رائج رہا ہے اور برصغیر میں موجود تمام اسلامی مکاتب فکر کے نزدیک مقبول و متداول ہے۔

اس مقالہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: پہلے حصے میں فتاویٰ ہندیہ، حدود آرڈیننس اور تعزیرات پاکستان کا مختصر تعارف ذکر کیا گیا ہے، دوسرے حصے میں فتاویٰ ہندیہ اور موجودہ وضعی قوانین کے زنا سے متعلقہ دفعات و مسائل کا تقابل پیش کیا گیا ہے، جس میں یہ منہج اختیار کیا گیا ہے کہ فتاویٰ ہندیہ سے عبارت کا مفہوم نقل کر کے دیگر کتب فقہ کی مدد سے اس کی تشریح کی گئی ہے، پھر وضعی قوانین میں سے متعلقہ دفعہ نقل کر کے تقابل کیا گیا ہے، جبکہ آخری حصے میں آرٹیکل سے اخذ شدہ نتائج اور اس کی روشنی میں تجاویز دی گئی ہیں۔

فتاویٰ ہندیہ، حدود آرڈیننس 1979ء اور تعزیرات پاکستان کا تعارف

فتاویٰ ہندیہ کا تعارف

مغل حکمرانوں میں اورنگزیب عالمگیر کو علمی لحاظ سے دوسروں پر فوقیت حاصل ہے۔ اوگرزیب عالمگیر نے اپنے دور حکومت میں شرعی قوانین کے نفاذ کے لئے اقدامات اٹھائے۔ اس دوران اسلامی قوانین کے حوالے سے انہیں ایک ایسی جامع کتاب کی کمی محسوس ہوئی، جس میں تمام جزئیات اور نئے پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہو۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے جید علماء و فقہاء پر مشتمل ایک کمیشن تشکیل دیا۔ اورنگزیب عالمگیر نے اس کمیشن کی سربراہی کے لئے علامہ نظام الدین برہان پوری کو منتخب کیا۔ اس کمیشن میں علامہ ابوالخیر حنفی ٹھٹھوی، قاضی محمد حسین جون پوری، شیخ رضی الدین باگل پوری، مفتی ابوالبرکات الدلوی، مفتی وجیہ الدین گوپامٹوی، شیخ احمد بن ابومنصور گوپامٹوی، مولانا حامد جونپوری، شیخ جلال الدین جعفری مچھلی پوری، مولانا عبدالقتاح صدان، قاضی عبدالصمد عثمانی، مولانا محمد جمیل جون پوری، قاضی عصمت اللہ لکھنوی، شیخ محمد سعید سہالوی اور شیخ محمد غوث کاکوروی وغیرہ جیسے اساطین علم شامل کئے گئے تھے۔

ان علماء نے فقہ اسلامی کے تمام ذخیرے کو سامنے رکھ کر یہ مجموعہ مرتب کیا، فتاویٰ ہندیہ کی تیاری میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا، ان میں الجامع الصغیر، الہدایہ، البنایہ، العنایہ، کفایہ، فتح القدر، کنز الدقائق، تبیین الحقائق، البحر الرائق، المحیط للسرخسی، شرح الوقایہ، المبسوط، النہر الفائق، فتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ تاتارخانیہ، العنایہ، خزائنہ المفتین، الجوہرۃ النیرۃ، خزائنہ الفتاویٰ، شرح الزیادات، غایۃ الیمن، مختارات النوازل، مختصر القدوری، الحاوی المقصدی، طحاوی، الظہیریہ، النہایہ، المحیط البرہانی اور الجامع الوجیز شامل ہیں۔ ان علماء نے دو سال کی مسلسل محنت کے بعد فتاویٰ ہندیہ کی شکل میں ایک بہترین مجموعہ پیش کیا، یہ فتاویٰ برصغیر پاک و ہند میں فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے۔ حسن ترتیب، جامعیت اور فقہی جزئیات کی کثرت اس کو دوسرے فتاویٰ سے ممتاز بناتی ہے۔ اب تک مختلف زبانوں میں فتاویٰ ہندیہ کے تراجم ہو چکے ہیں جن میں اردو اور فارسی شامل ہیں۔ فتاویٰ ہندیہ بلاشبہ فقہ اسلامی خصوصاً فقہ حنفی کا ایک بے مثل ذخیرہ ہے¹۔

حد و آراڈیننس 1979ء کا تعارف

1973ء کے آئین کی دفعہ 227 میں کہا گیا کہ مملکت خداداد پاکستان میں قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے تشکیل دیا گیا، جس کو موجودہ قوانین کو اسلامیانہ سمیت نئے قوانین کو بھی اسلامی کسوٹی پر رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس ضمن میں 12 ربیع الاول 1399ھ / فروری 1979ء کو صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کی طرف سے چار آراڈیننسز جاری کئے گئے جو حد و آراڈیننس 1979ء کے نام سے مشہور ہوئے²۔ ان چار آراڈیننسز کے نام درج ذیل ہیں:

1. آراڈیننس نمبر 4، 1979ء، امتناع منشیات (نفاذ حد)

2. آراڈیننس نمبر 6، 1979ء، جرائم بخلاف مال (نفاذ حد)

3. آراڈیننس نمبر 7، 1979ء، جرم زنا (نفاذ حد)

4. آراڈیننس نمبر 8، 1979ء، جرم قذف (نفاذ حد)

حد و آراڈیننس کل ننانوے دفعات پر مشتمل ہے، جن میں حد شرب الخمر سے متعلق تینتیس، حد سرقہ اور حد حرابہ سے متعلق چوبیس، حد زنا سے متعلق بائیس اور حد قذف سے متعلق بیس دفعات شامل ہیں³۔ نومبر 2006ء میں تحفظ خواتین ایکٹ کے ذریعے جرم زنا سے متعلقہ بائیس دفعات میں سے بارہ دفعات کو مکمل ختم کر دیا گیا اور چھ دفعات میں ترمیم کی گئی۔ اسی طرح حد قذف سے متعلق بیس دفعات میں سے آٹھ دفعات کو مکمل ختم کیا گیا اور چھ دفعات میں حذف و ترمیم کی گئی۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کا تعارف

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رائج فوجداری قوانین میں تعزیرات پاکستان کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ تعزیرات پاکستان آزادی سے قبل برطانوی ہندوستان میں تعزیرات ہند کے نام سے موجود تھا۔ تعزیرات ہند کو انگریز ماہر قانون لارڈ میکالے (Thomas Macaulay) کی سربراہی میں قانون دانوں کے ایک بورڈ نے مرتب کیا اور جنوری 1962ء میں ہندوستان میں ایک قانون کی حیثیت سے نافذ کیا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد بھی یہی مجموعہ قوانین پاکستان اور ہندوستان دونوں میں فوجداری قانون کی حیثیت سے رائج رہا۔ اسلامی نظریہ کی بنیاد پر بنے پاکستان میں اس مجموعہ قوانین میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔ تعزیرات پاکستان کل 23 ابواب اور پانچ سو گیارہ دفعات پر مشتمل ہے⁴۔

پاکستان کے وضعی قوانین اور فتاویٰ ہندیہ کے زنا سے متعلقہ دفعات کا تقابلی جائزہ فتاویٰ ہندیہ میں زنا کی تعریف

فتاویٰ ہندیہ کے مطابق کسی مرد کا اپنی شہوت حرام طریقے سے ایسی عورت کے قبل میں پوری کرنے کو زنا کہتے ہیں کہ جو اس کی نکاح یا ملکیت میں نہ ہو اور نکاح و ملکیت کا شبہ بھی نہ ہو⁵۔ چونکہ زنا کی تعریف میں شہوت کو حرمت کی صفت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اس لئے مجنون اور نابالغ بچے کی وطی کو زنا سے تعبیر نہیں کیا جاتا⁶؛ کیونکہ اس پر حرمت کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب على عقله حتى يفيق وعن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم⁷
"تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کے اعمال پر مواخذہ نہیں ہوگا) پہلا مجنون سے افاقہ تک، دوسرا سوائے شخص سے جاگنے تک اور تیسرا بچے سے بالغ ہونے تک۔"

اسی طرح کسی بھی قسم کی ملکیت اور اس کے شبہ سے خالی ہونا بھی تعریف میں داخل ہے۔ اس لئے اپنے بیٹے کی باندی کے ساتھ وطی زنا نہ ہوگی کیونکہ اس میں ملک یمین کا شبہ موجود ہے اور بغیر گواہوں کے نکاح کرنے والے کی وطی بھی زنا کے تعریف کے تحت نہیں آئے گی کیونکہ اس میں ملک نکاح کا شبہ ہے⁸۔ یہ شرط رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ادرءوا الحدود بالشبهات⁹ سے ثابت ہوتا ہے۔

وضعی قوانین میں زنا کی تعریف

حدود آرڈیننس (جرم زنا) میں زنا کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"A man and a woman are said to commit 'Zina' if they willfully have sexual inter-course without being validly married to each other⁽¹⁰⁾"

"مرد و عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے، اگر وہ باہمی شادی کے بغیر بالارادہ مباشرت کریں۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس میں زنا مستوجب حد کی تعریف ایک جیسے شرائط و صفات کے ساتھ مذکور ہے، لہذا دیکھا جائے تو دونوں قوانین میں زنا کی تعریف میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں زنا کارکن (کیفیتِ زنا)

مرد و عورت کی ایسی مباشرت کہ التقائے ختامین ہو اور مرد کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں اس قدر داخل ہو کہ مکمل غائب ہو جائے، یہ زنا کارکن ہے اور اسی کیفیت کے ساتھ کی گئی مباشرت کو زنا مستوجب حد کہا گیا ہے¹¹۔ اگر اس قدر دخول نہ ہو تو ایسی مباشرت کو زنا مستوجب حد نہیں کہا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ تقبیل و مفاخذت پر زنا کا اطلاق نہیں ہوتا۔

وضعی قوانین میں کیفیتِ زنا

تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 375 میں زنا کی کیفیت کے متعلق کہا گیا:

“Penetration is sufficient to constitute the sexual intercourse necessary to the offence of rape⁽¹²⁾”.

"ایسی مباشرت ہو جس میں دخول ہو، جرم زنا بالجبر کے قائم کرنے کے لئے کافی ہے۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور تعزیراتِ پاکستان دونوں میں زنا کے لئے صرف دخول کی شرط رکھی گئی ہے اور اس کے ساتھ انزال کا ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ تعزیراتِ پاکستان میں زنا کے ساتھ "الجبر" کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ثبوتِ زنا کے لئے گواہی کی کیفیت کا ذکر

زنا مستوجب حد کو عدالت میں چار مرد گواہوں کے ذریعے ثابت کرنا لازم ہے، عورتوں کی گواہی حدود میں مقبول نہیں¹³۔ چار گواہوں کا یہ نصاب قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے:

1. واللائی یأتین الفاحشة من نسائکم فاستشهدوا علیہن أربعة منکم¹⁴

"تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں، ان پر اپنے لوگوں میں سے چار مردوں کی شہادت لو۔"

2. والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا بأربعة شهداء¹⁵

"اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں۔"

3. لولا جاءوا علیہ بأربعة شهداء⁽¹⁶⁾

"یہ (افتراء پر دان) اپنی بات (کی تصدیق) کے لئے چار گواہ کیوں نہ لائے۔"

4. حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ سے فرمایا:

"انت بأربعة یشهدون وإلا فحد فی ظہرک⁽¹⁷⁾"

"چار گواہ لاؤ ورنہ تمہیں حد مارا جائے گا۔"

اسی طرح گواہوں کی ذکوریت، عدالت، حریت، اسلام اور اصالت کا بھی خیال رکھا جائے گا⁽¹⁸⁾۔ لیکن اگر مجرم غیر مسلم ہو تو پھر غیر مسلم کی گواہی اس کے خلاف مقبول ہوگی۔ جب گواہ زنا کی گواہی کے لئے عدالت میں پیش ہو تو قاضی ان سے مندرجہ ذیل معلومات حاصل کرے گا:

1: کیفیت زنا: گواہ تفصیل سے قاضی کے سامنے بیان کرے گا کہ اس نے زانی اور مزنیہ کو حالت بدکاری میں دیکھا ہے۔
2: وقت زنا: گواہ پر لازم ہوگا کہ زنا کا زمانہ بھی واضح طور پر بتا دے۔ اگر گواہ نے یہ تسلیم کیا کہ زنا پر کچھ زمانہ (ایک مہینہ) گزر رہا ہے، تو پھر حد جاری نہیں کیا جائے گا، لیکن نصاب و اہلیت شہادت کی وجہ سے گواہوں پر حد قذف جاری نہیں کیا جائے گا¹⁹۔

3: مکان زنا: گواہ سے اس مکان و مقام کے متعلق پوچھا جائے گا، جہاں زنا ہوا ہے۔

4: احسان: گواہ اگر مشہود علیہ کے محسن ہونے کا دعویٰ کرے تو قاضی اس سے احسان کی تعریف پوچھے گا اور صحیح بتانے پر مجرم پر رجم کی صورت میں حد جاری کیا جائے گا۔ اگر گواہ احسان کا دعویٰ نہ کرے تو کوڑے مارنے کی صورت میں حد کا اجراء ہوگا۔

جماع اور وطی کے الفاظ سے دی گئی گواہی زنا مستوجب حد کے لئے کافی نہیں ہوگی، بلکہ گواہوں پر لازم ہوگا کہ لفظ زنا کے ساتھ گواہی دے؛ کیونکہ وطی اور جماع کے الفاظ حرمت میں صریح نہیں جبکہ لفظ زنا صراحت کے ساتھ حرمت کو بیان کرتا ہے²⁰۔

وضعی قوانین میں ثبوت زنا کی گواہی کا بیان

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 8 ذیلی دفعہ (ب) میں زنا مستوجب حد کے ثبوت سے متعلق کہا گیا:

“At least four Muslim adult male witness, about whom the court is satisfied, having regard to the requirements of ‘tazkiyah ul-shuhood’ that they are truthful persons and abstain from major sins, give evidence as eye-witnesses of the act of penetration necessary to the offence⁽²¹⁾”.

”کم از کم چار بالغ و عادل مسلمان گواہان، جن کے متعلق عدالت کو تہذیبیہ الشہود کی ضروریات کا لحاظ رکھ کر، اس امر کا اطمینان ہو کہ وہ سچ بولنے والے اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والے اشخاص ہیں، بطور چشم دید گواہان جرم قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فعل دخول کی گواہی دیں۔“

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس میں زنا کے ثبوت کے لئے جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ مکمل ایک جیسے ہیں۔

فتاویٰ ہندیہ میں اقرار زنا کا حکم

زنا مستوجب حد عدالت میں سچ کے روبرو اپنے جرم یعنی زنا کا اقرار کرنے سے بھی ثابت ہوتا، اقرار کے وقت سچ

ملزم کو اقرار سے رجوع کی تلقین کرے گا²² جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عیض کو تلقین کی تھی²³۔

اقرار زنا میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

- 1: بلوغ: اقرار زنا کے لئے اقرار کرنے والے کا بالغ ہونا شرط ہے کیونکہ نابالغ کا اقرار حدود کے معاملے میں مقبول نہیں²⁴۔
 - 2: نطق: ثبوت زنا کے لئے زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ حدود کے معاملے میں گونگے کا اقرار تسلیم نہیں کیا جاتا²⁵۔
 - 3: چار مرتبہ اقرار کرنا: زنا کے جرم میں دیگر جرائم کے برعکس مجرم ایک کی بجائے چار مرتبہ اقرار کرے گا²⁶۔
 - 4: اقرار متعدد مجالس میں ہونا: اقرار کرنے والا چار مرتبہ اپنے جرم کا اقرار کرے گا اور ہر دفعہ نئی مجلس میں اقرار کرنا شرط ہے۔
 - 5: مقرر سے زنا کا امکان ہو: اقرار کرنے والے کا زنا پر قادر ہونا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ مجبور کے اقرار کے باوجود اس پر حد جاری نہیں کیا جائے گا²⁷۔
 - 6: اقرار کے وقت بیچ کی موجودگی: اقرار کرنے والا بیچ کی موجودگی میں اقرار کرے، اگر وہ ایسی مجلس میں اقرار کرے جس میں بیچ موجود نہ ہو تو اقرار معتبر نہ ہوگا، البتہ اس صورت میں اس کے اقرار پر چار گواہ گواہی دیں، تو اقرار معتبر ہوگا²⁸۔
- وضعی قوانین میں اقرار زنا کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ نمبر ۸ میں زنا کے ثبوت کا ایک طریقہ اقرار بیان کیا گیا ہے:

"The accused makes before a court of competent jurisdiction a confession of the commission of the offence"⁽²⁹⁾.

"ملزم کسی باختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے۔"

تقابل

حدود آرڈیننس اور فتاویٰ ہندیہ دونوں میں بتایا گیا کہ مجرم کے اقرار سے زنا مستوجب حد ثابت ہوگا، البتہ فتاویٰ ہندیہ اور وضعی قانون میں اس حکم کے متعلق فرق یہ ہے کہ فتاویٰ ہندیہ میں اقرار کو کچھ شرائط کے ساتھ معتبر مانا گیا اور حدود آرڈیننس میں مطلقاً معتبر مانا گیا ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں اقرار زنا سے رجوع کا بیان

بیچ کے سامنے چار مختلف مجالس میں اقرار کے بعد اگر مقرر حد کی اجراء سے پہلے یا اجراء حد کے دوران اقرار سے رجوع کر لے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گا³⁰۔ رجوع کے لئے زبان سے بولنا ضروری نہیں بلکہ اجراء حد کے وقت مقرر کا بھاگنا بھی رجوع تصور ہوگا³¹۔ حتیٰ کہ اجراء حد کے وقت بھاگنے کی صورت میں اگر اسے کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد واپس لایا گیا، تو بھی حد ساقط ہوگا؛ کیونکہ رجوع سے شبہ پیدا ہو گیا اور شبہات سے حدود ساقط ہوتے ہیں³²۔

وضعی قانون میں اقرار زنا سے رجوع کا بیان

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 9 میں بھی مقرر کے اقرار سے رجوع کے متعلق کہا گیا:

"In a case in which the offence of 'Zina' is proved only by the confession of the convict, 'Hadd' or such part of it as is yet to be enforced, shall not be enforced if the convict retracts his confession before the 'Hadd' or such part of it³³".

"اگر کسی مقدمے میں جرم زنا صرف مجرم کے اقبال جرم سے ثابت ہو یا اگر مجرم حد یا اس کے جزو کے اجراء سے پہلے اپنے اقرار جرم سے منحرف ہو جائے۔ تو حد یا اس کا جزو جو ابھی جاری ہونا ہے، ساقط ہو جائے گا۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس دونوں میں مجرم کی طرف سے کسی بھی حالت میں اقرار سے رجوع کو قبول کرنے کا کہا گیا ہے، لہذا دونوں میں مکمل یکسانیت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں شادی شدہ زانی کی سزا

جب عدالت کے روبرو محصن زانی پر زنا اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو جج اسے سنگسار کرنے کا فیصلہ دے گا⁽³⁴⁾۔ محصن زانی کی سنگساری کا حکم صحیح البخاری میں منقول روایت سے ثابت ہوتا ہے:

لا یحل دم امرئ مسلم یشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث النفس بالنفس والثيب الزاني والمارق من الدين التارك للجماعة³⁵

"کسی مسلمان، جو اللہ کے معبود ہونے اور میری رسالت کا اقرار کرتا ہو، کا خون (قتل) جائز نہیں مگر تین وجوہات سے: نفس کے بدلے نفس، شادی شدہ زانی اور اور دین چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا۔"

اس حدیث مبارک میں شادی شدہ زانی کے لئے سنگساری کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

اسی طرح جب سیدنا معز نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا:

اذهبوا به فارجموه³⁶

"اس (معاذ) کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔"

وضعی قوانین میں شادی شدہ زانی کی سزا

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 5 میں محصن زانی کی سزا کے متعلق کہا گیا:

"If he or she is 'Muhsan', be stoned to death at public place³⁷".

"اگر وہ مرد یا عورت محصن ہو تو اسے عام مقام پر سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا۔"

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس دونوں میں اصول شریعت کی روشنی میں محصن زانی کی یہی سزا بتائی گئی ہے۔ لہذا اس مقام پر دونوں قوانین میں مطابقت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں شادی شدہ مجرم پر جرم جاری کرنے کی شرائط

حد زنا میں شادی شدہ زانی پر اجراء جرم کے لئے احصان کی شرط رکھی گئی ہے اور احصان مندرجہ ذیل شرائط کے

ساتھ معتبر ہوگا:

(1) بلوغ (2) عقل (3) اسلام (4) حریت (5) نکاح صحیحہ (6) ایسا دخول جو غسل واجب کرنے والا ہو (7) دخول کے وقت مرد و عورت دونوں مذکورہ صفات کے ساتھ متصف ہوں³⁸۔

ان شرائط کی عدم موجودگی میں رجم کی سزا ساقط ہوگی، یہی وجہ ہے کہ نابالغ بچے، مجنون، کافر، غلام، نکاح فاسد اور بغیر دخول محض نکاح کی صورت میں زانی کو محسن تصور نہیں کیا جاتا اور اس پر حد زنا سوا کوڑوں کی صورت میں جاری کیا جاتا ہے۔

یہ بات مد نظر رہے کہ اگر زانی اور مزنہ میں سے ایک شادی شدہ ہو اور دوسرا غیر شادی شدہ تو شادہ شدہ کو رجم کیا جائے گا اور غیر شادہ شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے³⁹۔

وضعی قوانین میں اجراء رجم کی شرائط

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 2 میں محسن کی تعریف ذکر کرتے ہوئے کہا گیا:

“Muhsan’ means a Muslim adult man who is not insane and has had sexual inter-course with a Muslim adult woman who, at the time he had sexual inter-course with her, was married to him and was not insane⁴⁰”.

”محسن سے مراد ایک بالغ مسلمان مرد، جو دیوانہ نہ ہو اور کسی ایسی بالغ مسلمان عورت کے ساتھ جماعت کر چکا ہو، جو جماعت کے وقت دیوانی نہیں تھی اور وہ بیانی ہوئی ہو۔“

تقابل

محسن کی تعریف میں فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس میں یکساں شرائط رکھی گئی ہیں۔

فتاویٰ ہندیہ میں گواہ کا پتھر پھینک کر رجم شروع کرنے کا حکم

عدالت میں جن گواہوں کی گواہی سے زنا ثابت ہوا ہو، تو رجم کے وقت انہی گواہوں کو پہلا پتھر مارنے کو کہا جائے گا⁽⁴¹⁾۔ اگر تمام یا بعض گواہ پتھر مارنے سے انکار کر دے، تو رجم ساقط ہو جائے گا، لیکن گواہوں پر حد قذف جاری نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح گواہ کی موت یا اس کے غائب ہونے کی صورت میں بھی رجم ساقط ہو گا⁴²۔

وضعی قوانین میں گواہ کا پتھر پھینک کر رجم کا آغاز کرنے کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 1 میں سنگساری کا طریقہ کار بیان کرتے ہوئے بتایا گیا:

“Such of the witness who deposed against the convict as may be available shall start stoning him⁴³”.

”ایسے گواہ جنہوں نے عدالت میں مجرم کے خلاف گواہی دی، سنگساری کے وقت دستیاب ہوں، مجرم کو سنگسار کرنے کی ابتداء کریں گے۔“

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس دونوں میں سنگساری کی ابتداء کے لئے گواہ کا پہلا پتھر مارنے سے مشروط ہے، لہذا اس مقام پر شرعی اور وضعی قوانین میں مطابقت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں غیر شادی شدہ زانی کی سزا

جب غیر محسن پر عدالت میں زنا ثابت ہو جائے، چاہے گواہوں سے ہو یا اقرار سے، دونوں حالتوں میں اگر آزاد ہو، تو سو (۱۰۰) کوڑے مارے جائیں گے اور اگر غلام ہے تو اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے (44)۔ سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ⁴⁵

"بدکاری کرنے والی عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔"

مفسرین کے نزدیک اس آیت میں زانی سے مراد غیر محسن زانی ہے (46)۔ اسی طرح سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِنْ أَتَيْنَ بِغَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ⁴⁷

"اگر وہ بے حیائی کے کام کریں تو ان پر (آزاد) بیبیوں کی سزا سے آدھی سزا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں غلام کے لئے آزاد کے بہ نسبت نصف حد ہے یعنی اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے (48)۔

وضعی قوانین میں غیر شادی شدہ زانی کی سزا

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ ۵ میں غیر محسن زانی مرد اور زانیہ عورت کی سزا کے متعلق کہا گیا:

"If he or she is not a 'Muhsan', be punished, at a public place, with the whipping numbering one hundred stripes"⁴⁹.

"اگر وہ مرد یا عورت میں سے کوئی محسن نہ ہو تو اسے کسی عوامی جگہ میں سو (100) کوڑے بطور سزا لگائے جائیں گے۔"

البتہ تعزیرات پاکستان دفعہ 496 (ب) میں زنا بالرضا کی سزا لگ سے ذکر کرتے ہوئے کہا گیا:

"Whoever commits fornication shall be punished with imprisonment for a term which may extend to five years and shall also be liable to fine not exceeding ten thousand rupees"⁽⁵⁰⁾.

"جو کوئی شادی کے بغیر جنسی تعلق کا مرتکب ہو، اسے قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی مدت پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور وہ

جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا، جس کی مقدار دس ہزار (10000) روپے تک ہو سکتی ہے۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس دونوں میں غیر محسن کے لئے یکساں سزا تجویز کی گئی ہے، لیکن تعزیرات پاکستان میں زنا بالجبر کے لئے الگ سے سزا مقرر کی گئی ہے، حالانکہ شریعت میں زنا بالجبر اور بالرضا کا کوئی تصور نہیں اور ہر قسم کی زنا کے ارتکاب پر غیر محسن کو سو (100) کوڑے لگائے جائیں گے، لہذا تعزیرات پاکستان میں اس سزا کی بجائے دوسری سزا مقرر کرنا خلاف شریعت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں حد زنا موقوف ہونے کی صورتیں

اگر موسم سخت گرم یا سرد ہو تو بھی حد کا اجراء موقوف کیا جائے گا۔ فقہاء نے خاص طور پر حد سرقہ میں ہاتھ کاٹنے کے متعلق کہا ہے کہ سخت گرمی و سردی میں چور پر حد جاری نہیں کیا جائے گا، لیکن رجم کے علاوہ دیگر تمام حدود میں حد کو ملتوی کیا جائے گا⁵¹۔

توضیحی قوانین میں حد زنا موقوف ہونے کی صورتیں

حد و آڈیننس (جرائم بخلاف مال) دفعہ 9 میں اجراء حد سرقہ کا طریقہ بیان کرتے کہا گیا:

“If at the time of the execution of ‘Hadd’, the authorized medical officer is of the opinion that the amputation of hand or foot may cause the death of the convict, the execution of Hadd shall be postponed until such time as the apprehension of death ceases⁵²”.

”اگر حد پر عمل درآمد کرنے کے وقت میڈیکل افسر مجاز کی رائے ہو کہ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی وجہ سے مجرم کی موت واقع ہو سکتی ہے تو حد پر عمل درآمد اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے گا جب تک موت کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔“

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حد و آڈیننس میں مخصوص حالات میں حد زنا موقوف کرنے کی بات کی گئی ہے، لہذا اس مقام پر وضعی اور شرعی قوانین میں یکسانیت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں زبردستی زنا کرنے والے کا حکم

اگر کسی کو بزور زنا پر مجبور کیا گیا، تو اس صورت میں زبردستی کرنے والے پر حد کا اجراء ہو گا جبکہ جس کو مجبور کیا گیا ہے اس سے حد ساقط ہو گا⁵³۔

اکراہ کی دو شرائط ہیں

پہلا یہ کہ مجبور کرنے والا جس نقصان کی دھمکی دے رہا ہے، وہ اس پر قادر ہو جیسے حاکم۔ دوسرا یہ کہ مجبور بننے والے کو یہ غالب گمان ہو کہ اگر وہ مطلوبہ کام کرنے سے انکار کر دے تو زبردستی کرنے والا اسے مذکورہ نقصان پہنچا سکتا ہے⁵⁴۔

وضعی قوانین میں زبردستی زنا کرنے والے کا حکم

تجزیرات پاکستان دفعہ 376 میں زنا بالجبر (Rape) کی سزا بیان کرتے ہوئے کہا گیا:

“Whoever commits rape shall be punished with death or imprisonment of either description for a term which shall not be less than ten years or more, than twenty-five years and shall also be liable to fine⁵⁵”.

"جو کوئی شخص زنا بالجبر کا مرتکب ہو اسے سزائے موت یا قید کی سزا دی جائے گی، جو پانچ سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہوگی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔"

تقابل

اگرچہ اکراہ یا جبر شریعت کی رو سے بھی معتبر ہے اور جس پر زبردستی کی گئی، اس سے حد زنا کی سزا ساقط ہوگی، جیسے کہ فتاویٰ ہندیہ میں مذکور ہے، لیکن جبر و اکراہ کر کے زنا کرنے والے کو وہی سزا ملے گی جو زنا کی سزا ہے یعنی محض ہونے کی صورت میں سنگساری اور غیر محض ہونے کی صورت میں سو (100) کوڑے، جبکہ تعزیرات پاکستان میں اس کے لئے الگ سے سزا مقرر کی گئی ہے۔

شریعت اسلامی میں زنا بالجبر کا ایسا کوئی تصور موجود نہیں کہ جس سے زنا کی سزا میں کوئی فرق آئے بلکہ ایسی صورت میں جس پر زبردستی کی گئی صرف اس سے سزا ساقط ہوگی۔ لہذا اس دفعہ میں ذکر کی گئی زنا بالجبر کی سزا، زنا کی حد شرعی میں مذکور سزا سے مختلف اور خلاف شریعت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں غیر مکلف سے حد زنا ساقط ہونے کا حکم

کوئی ایسا انسان زنا کا ارتکاب کرے جو غیر مکلف ہو، تو اس سے حد ساقط ہوگا⁵⁶؛ کیونکہ شریعت کے مخاطبین صرف مکلف ہوتے ہیں اور مجنون و نابالغ چونکہ غیر مکلف ہوتے ہیں اس لئے ان پر حد جاری نہیں ہوگا، جیسے حدیث مبارک میں ہے:

رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن المبتلى حتى يبرأ وعن الصبي حتى يكبر⁵⁷
 "تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کے اعمال پر مواخذہ نہیں ہوگا) پہلا مجنون سے افاقہ تک دوسرا سوائے ہوئے شخص سے جاگنے تک اور تیسرا بچے سے بالغ ہونے تک۔"

وضعی قوانین میں غیر مکلف سے حد زنا ساقط ہونے کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ ۵ میں زنا مستوجب حد کے لئے زانی کی شرائط میں کہا گیا ہے:

"It is committed by a man who is an adult and is not insane with a woman to whom he is not and does not suspect himself to be married⁵⁸".

"اس کا ارتکاب ایک ایسے مرد سے ہوا ہو، جو بالغ ہو اور ایک ایسی عورت کے ساتھ جو پاگل نہیں ہے اور جس سے اپنے شادی شدہ ہونے کا شبہ بھی نہیں ہے۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس میں غیر مکلف یعنی پاگل یا نابالغ بچے کو حد زنا سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا غیر مکلف سے حد زنا کے اسقاط میں وضعی قانون مکمل طور پر شرعی قانون کے موافق ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں گواہی سے رجوع کا حکم

عدالت میں چار گواہوں نے جج کے سامنے ایک شخص کے زنا پر گواہی دی، پھر گواہوں نے خود ہی اقرار کیا کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی، تو جج ان پر حد قذف جاری کرے گا۔ اگر مشہود علیہ پر حد جاری ہونے سے پہلے مزید چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی تو مشہود پر حد جاری ہوگی اور پہلے والے چار گواہوں کو حد نہیں ماری جائے گی۔

وضعی قوانین میں گواہی سے رجوع کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم قذف) دفعہ 3 میں ان افراد کا ذکر کیا گیا ہے، جن پر حد قذف جاری نہیں کیا جائے گا، اس ضمن میں لکھا گیا ہے:

“According to the finding of court, a witness has given false evidence of the commission of ‘zina’ or ‘zina bil-jabr’⁵⁹”.

"عدالت کی تجویز کے مطابق کسی گواہ نے زنا یا زنا بالجبر سے متعلق جھوٹی شہادت دی۔"

تقابل

اصول شریعت کی روشنی میں فتاویٰ عالمگیری اور حدود آرڈیننس میں گواہی سے رجوع کا یہی حکم بیان کیا گیا ہے، لہذا اس مقام پر وضعی اور شرعی قوانین میں یکسانیت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں غیر اہل شخص کی گواہی کا حکم

عدالت میں جج کے سامنے ایسے لوگ کسی کے زنا پر گواہی دیں، جو شہادت کی اہلیت پر پورا نہ اترتے ہوں، تو مشہود علیہ پر حد جاری نہیں ہوگا اور گواہوں پر حد قذف جاری کیا جائے گا، جیسے تمام گواہ اندھے، غلام، کافر یا محدود فی القذف ہوں⁶⁰۔ گواہی کی اہلیت نہ رکھنے والوں میں صرف نابالغ بچے کو گواہی دینے پر حد قذف نہیں مارا جائے گا؛ کیونکہ اہلیت نہ رکھنے کے ساتھ وہ غیر مکلف بھی ہے، اس لئے اس سے حد ساقط ہوگا۔

وضعی قوانین میں غیر اہل شخص کی گواہی کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 8 میں گواہی کی قبولیت کے لئے یہ شرائط میں کہا گیا:

“At least four Muslim adult male witness, about whom the court is satisfied, having regard to the requirements of ‘tazkiyah al-shuhood’ that they are truthful persons and abstain from major sins, give evidence as eye-witnesses of the act of penetration necessary to the offence⁶¹”.

"کم از کم چار بالغ و عادل مسلمان گواہان جن کے متعلق عدالت کو تہذیب الشہود کی ضروریات کا لحاظ رکھ کر اس امر کا اطمینان ہو کہ وہ سچ بولنے والے اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والے اشخاص ہیں، بطور چشم دید گواہان جرم قائم کرنے کے لئے ضروری فعل دخول کی گواہی دیں۔"

تقابل

فتاویٰ ہندیہ اور حدود آرڈیننس میں حد زنا کے لئے گواہوں میں تزکیۃ الشہود کی ضروریات کا لحاظ رکھ کر اطمینان ہونے، سچ بولنے اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کی قید لگائی گئی، لہذا اس معیار پر نہ اترنے والوں کی گواہی رد ہوگی اور انہیں حد قذف لگائی جائے گی کیونکہ اہلیت نہ رکھتے ہوئے گواہی دینا تہمت کے زمرے میں آتا ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں نامکمل گواہی دینے والے کا حکم

چار گواہوں نے کسی شخص کے زنا پر عدالت میں گواہی دی، لیکن ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم مزنیہ کو نہیں پہچانتے تو یہ گواہی اجراء حد کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ گواہوں نے مشہود علیہ کو جس عورت کے ساتھ دیکھا ہے، وہ اس کی بیوی یا باندی ہو۔ اسی طرح چار گواہوں نے زنا پر گواہی دی اور ساتھ عورت کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور پھر کہا کہ مزنیہ فلاں عورت ہے تو ملزم و گواہ دونوں کو حد نہیں لگائی جائے گی⁶²۔

وضعی قوانین میں نامکمل گواہی دینے والے کا حکم

حدود آرڈیننس (جرم زنا) دفعہ 8 میں زنا کے مقدمے میں گواہی سے متعلق کہا گیا کہ بطور چشم دید گواہان جرم قائم کرنے کے لئے ضروری فعل دخول کی گواہی دیں، جیسا کہ اوپر نقل کیا گیا ہے۔

تقابل

حدود آرڈیننس اور فتاویٰ عالمگیری دونوں میں چشم دید گواہ ہونے کی شرط لگائی گئی ہے، لہذا اگر گواہ مزنیہ کی پہچان سے انکار کر دے تو حد ساقط ہوگا، لہذا اس مقام پر شرعی و وضعی قوانین یکساں ہیں۔

نتائج و تجاویز

• آرٹیکل میں فتاویٰ ہندیہ اور پاکستان میں رائج فوجداری قوانین یعنی حدود آرڈیننس اور تعزیرات پاکستان میں موجود زنا سے متعلقہ دفعات کا تقابل پیش کیا گیا، جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اکثر مقامات پر شرعی و وضعی قوانین میں یکسانیت موجود ہے۔

• زنا سے متعلقہ قوانین میں دو مقامات یعنی تعزیرات پاکستان دفعہ 376 اور 496 (ب) میں شرعی لحاظ سے سقم موجود ہے، جس میں زنا بالجبر اور زنا بالرضا کی تقسیم کی گئی ہے اور اس کے لئے الگ سے سزائیں تجویز کی گئی ہیں، حالانکہ شریعت میں زنا کے معاملے میں ایسی کوئی تقسیم موجود نہیں، لہذا اس سقم کو دور کیا جانا چاہیے، تاکہ یہ قوانین مکمل طور پر شریعت کے مطابق بن جائیں۔ اس مقصد کے لئے مذکورہ دفعات کو آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجوانا چاہیے تاکہ وہ اس کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھ کر اس میں شرعی لحاظ سے قسم کو دور کریں۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 فتاویٰ ہندیہ کے حوالے سے معلومات کے لئے جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے، ان میں زہد الخواطر مؤلف عبدالحی بن فخر الدین الطاہلی مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ۔۔۔ قاموس الفقہ مؤلف مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مطبوعہ زم زم پبلشرز، کراچی 2007ء۔۔۔ برصغیر میں علم فقہ مؤلف محمد اسحاق بھٹی مطبوعہ بیت الحکمت لاہور، 1430ھ۔ کتب فقہ، اصول فقہ اور دو فتاویٰ کا تعارف مؤلف محمد نعمان، مکتبۃ المتین کراچی، 1437ھ شامل ہیں۔
- 2 ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، تاریخ نفاذ حدود 303-330، فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 1998ء
- 3 The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860
- 4 The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860
- 5 لجنۃ علماء بریاستہ نظام الدین الطہنی، الفتاویٰ الہندیۃ 2: 143، دار الفکر، بیروت، 1310ھ
- 6 فخر الدین عثمان بن علی الزلیعی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق 3: 164، المطبوعۃ الکبریٰ الامیریہ، القاہرہ، 1313ھ
- 7 امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی الجنون یسرق اویصیب حد، حدیث (4401) دار العلم، بیروت، 1414ھ
- 8 ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع 7: 35، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1406ھ
- 9 امام بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب النفقات، باب بیان ضعف الخیر الذی روی فی قتل المؤمن باکافر، حدیث (15922) دار العلم، بیروت، 1414ھ
- 10 Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:4
- 11 الفتاویٰ الہندیۃ 2: 143
- 12 The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:375 (Explanation)
- 13 الفتاویٰ الہندیۃ 2: 143
- 14 سورۃ النساء: 4: 15
- 15 سورۃ النور: 24: 2
- 16 سورۃ النور: 24: 13
- 17 احمد بن محمد الطحاوی، شرح مشکل الآثار 7: 407، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1415ھ
- 18 عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ، المغنی لابن قدامہ 10: 130، مکتبۃ القاہرہ، مصر، 1388ھ
- 19 بدائع الصنائع 7: 46
- 20 ابن نجیم زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق 5: 4، دار الکتب الاسلامی، بیروت، (س۔ن)
- 21 Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:8(b)
- 22 الفتاویٰ الہندیۃ 2: 143
- 23 بدائع الصنائع 7: 61

	ابن عبد البر یوسف بن عبد اللہ، الکافی فی فقہ اہل المدینہ 2: 886، مکتبۃ الریاض الحدیثیہ، الریاض، 1400ھ	24
	بدائع الصنائع 7: 49	25
	البحر الرائق 5: 9	26
	محمد بن احمد السرخسی، المبسوط 9: 98، دار المعرفہ، بیروت، 1414ھ	27
	تحفۃ الفقہاء 3: 141	28
29	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:8(a)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 144	30
	بدائع الصنائع 7: 61	31
	الہدایہ 2: 350	32
33	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:9(1)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 145	34
	صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ ان النفس بالنفس، حدیث (6878)	35
	صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب سؤال الامام المقرئ احسن، حدیث (6825)	36
37	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:8(a)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 145	38
	بدائع الصنائع 7: 37-38	39
40	Offence of 'Zina' (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:2(d)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 146	41
	محمد بن احمد بدر الدین عینی، البناہ 6: 270، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1420ھ	42
43	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:2(d)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 146	44
	سورۃ النور 24: 2	45
	احمد بن علی ابو بکر الرازی الحیصا، احکام القرآن 5: 94، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405ھ/1985ء	46
	سورۃ النساء 4: 25	47
	الہدایہ 2: 342	48
49	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979), Sec:5, 2(b)	
50	The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:496 (b)	
	الفتاویٰ الہندیہ 2: 147	51

52	Offence against Property (Enforcement of Hadd), Ordinance No.6 1979,Sec:9(7)		
		الفتاویٰ الہندیہ: 2: 150	53
		بدائع الصنائع: 7: 176	54
55	The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:376 (1)		
		الفتاویٰ الہندیہ: 2: 150	56
		سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی المجنون یرسق او یصیب حدا، حدیث (4398)	57
58	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979),Sec:5,1(a)		
59	Offence of Qazf (Enforcement of Hadd), Ordinance No.8 1979,Sec:3(b)		
		الفتاویٰ الہندیہ: 2: 157	60
61	Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979),Sec:8(b)		
		الفتاویٰ الہندیہ: 2: 152	62